نظرات

ہندوستان کی سیاست میں آجکل حوالہ کانڈ نے تہلکہ مچار کھاہے۔ بڑے بڑے سیاسی رہنماؤں کے نام جین کی حوالہ ڈائری میں دیکھ کر ہر شخص حیرت زدہ ہو کر رہ گیا جن رہنماؤں کی تصویر عوام الناس کے ذہن میں پاکیزہ تھی ان ہی رہنماؤں کے نام جب عوام نے جین حوالہ ڈائری میں دیکھے تو وہ سر پکڑ کر ہی رہ گئے کس پر یقین کیا جائے کون رہنما صحیح معنوں میں عوام کا خدمتگار ہے اور ملک کا وفادار ہے۔ عوام کے لئے اس کا فیصلہ کرنا ہی مشکل ہو گیا۔ جو رہنما بھرشٹاچار کے خلاف مہم چلانے کے لئے پر تول رہے تھے جین حوالہ ڈائری کے ذریعہ جب ان کے نام عوام کے سامنے مشتہر ہوئے تو کسی کو بھی اس بات پر یقین آنا مشکل تھا لیکن جب اخبارات میں روزانہ کچھ واقعات شائع ہوئے تو پھر اس پر یقین کرنے کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں رہا۔ جو رہنما اپنے آپ کو دودھ کا دھلا ہوا ثابت کرتے نہ تھکتے تھے جب ان کی بابت عوام کو صحیح معلومات حاصل ہوئی تو بڑا ہی دکھ و افسوس ہوا کہ آج اخلاق و کردار کا کوئی معیار ہی نہیں رہ گیا ہے ہر شخص اپنی ذاتی اغراض کی حصولیابی کی خاطر ہر وہ کام کرنے پر آمادہ ہے جو ملک و قوم کے مفاد کے خلاف ہے۔ جبکہ ملک و قوم کا مفاد راہنماؤں کے لئے ہر طرح مقدم ہونا چاہیئے شاید یہ بیسویں صدی کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ راہنما ہی غاصب اور راہزن بن چکے ہیں۔ اور جب یہ صورتحال ہے تو ہم کیسے ملک میں کسی قسم کا سدھار لانے میں کامیاب ہو سکیں گے قوم کی حالت کو بہتر بنانے میں ہمیں کیسے کامیابی حاصل ہو سکے گی۔ یہ سوچنے سمجھنے کی بات ہے۔

وزیر اعظم پی وی نرسمہاراؤ اس بات کے لئے یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں

نے جین حوالہ ڈائری کے افشار ہونے کی راہ میں کسی قسم بھی مداخلت نہیں کی۔ اور انھوں نے بغیر کسی لاگ لپیٹ کے جین حوالہ ڈائری میں موجود ناموں کے خلاف سی بی آئی کی کارروائی کو منظوری دی۔ چاہے اس سے ان کی کابینہ کے بعض اراکین تک کو گرفت میں کیوں نہ آنا پڑا۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ اس پر جتنا وزیراعظم کو شاباشی دی جائے کم ہے ذرا تصور تو کیجیے کہ آج کے حالات میں کون ایسا مرد کا بچہ ہوگا جو اپنے خصوصی تعلقات والوں کے خلاف کسی قسم کی قانونی کارروائی کو ہونے دیگا با اثر اور طاقتور آدمی کے لئے یہ بات سب سے بڑی رسوائی کی بات ہے کہ اس کا کوئی خاص آدمی اس کے ہوتے ہوئے کسی قانونی گرفت میں پھنس جائے اور وہ نہ نکل سکے۔ لیکن یہ قابلِ ستائش بات ہے ہندوستان کا طاقتور ترین وزیراعظم اپنے خاص الخاص آدمی کو بھی اگر وہ ملزم ہے تو اس کی کسی بھی طرح کی مدد کرنے کے لئے قطعاً آگے نہیں بڑھتا ہے۔ اور یہ ہندوستان کی سیاست کے نئے ماحول میں یہ بڑی اہم بات ہے۔

اپوزیشن پارٹیوں کو جین حوالہ ڈائری میں موجود ناموں کے خلاف سی بی آئی کی غیر جانبدارانہ کارروائی کی تعریف و ستائش کرنی چاہیئے تھی لیکن یہاں بھی اپوزیشن نے اپنی غیر ذمہ داری کا ہی ثبوت دیا اور الٹے وزیراعظم ہی پر نکتہ چینی شروع کردی اگر جین حوالہ ڈائری میں اپوزیشن لیڈروں کے نام موجود ہیں اور ان کے خلاف کارروائی ہورہی ہے تو یہ بھی تو دیکھو کہ حکومت میں موجود کئی اراکین کے خلاف بھی تو اسی مستعدی کے ساتھ کارروائی ہوئی جس طرح اپوزیشن لیڈروں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ مگر یہ ہندوستان کے عوام کی بدقسمتی ہی ہے کہ اسے ہندوستان کی اپوزیشن پارٹیوں میں ایسے راہنما دکھائی دے رہے ہیں جو اندر خانے کچھ ہیں اور باہر سے بڑے اچھے عوام کے محبوب رہنما نظر آتے ہیں۔ اگر وزیراعظم ملک سے بھرشٹاچار کو ختم کرنے پر آمادہ و مستعد ہیں تو اپوزیشن کا یہ فرض تھا کہ وہ اس نیک کام میں وزیراعظم کا ساتھ دیتے۔ بھرشٹاچار جس نے ہندوستانی عوام کا خون چوس رکھا ہے عوام اس